خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 100

Track - 2

19:00

''الشیخ عظیمی صاحب کا خطاب

... بسم اللہ

... نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

تلاوت سورۃ الکوثر

آج کی اس مجلس میں عظیمی بچوں نے جس طرح ضبط و نظم کے ساتھ مقالے پڑھے ہیںاس سے مجھے بلاشبہ بہت خوشی ہوئی۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس باغ کو سدا بہار رکھے اورآئندہ آنے والی نسلوں میںایسے نوجوان بچے اور نوجوان بچیاںپیدا ہوتی رہیںجو سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی مشن کو آگے بڑھائیںاور مصلحتوں کی بناء پر چودہ سو سال میں جو دبیز پردے اسلامی تعلیمات کے ایک بڑے جزو روحانیت کے اوپر ڈال دئے گئے ہیںوہ روحانی علوم سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے ہونہار بچوں کے ذریعے منظر عام پر آئیں۔ اور نوع انسانی پیغمبر آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے آراستہ ہو اور جس ہستی پر دین کی تکمیل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اعلان کیا ہے ... الیوم اکملت لکم دینکم ......و رضیت لکم الاسلام دین ... اس آیت مبارکہ کی عملی تفسیر ، تشریح اور عملی مظاہرے کے ساتھ نوع انسانی سکون و عافیت حاصل کرے۔مقالہ جات جو پڑھے گئے ہیں اس میںآداب شیخ، خانقاہی نظام،رباعیات قلندر بابا اولیائ اور سلسلہ علیہ عظیمیہ کی تعلیمات سے متعلق سلسلہ کا تعارف ۔ گوکہ مقالہ جات مختصر تھے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہر مقالہ کوزے میں بند دریا تھا۔سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا یہ اعزاز ہے ، امتیاز ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے علوم سے بہرہ ور کیا ہے ۔ اور اس کو ماننے والے اس کو چاہنے والے جتنے بھی عظیمی بہن بھائی ہیںان کے اندر اللہ تعالیٰ نے خلوص، ایثار، محبت اور جاں نثاری کا جذبہ بھرپور عطا کیا ہے۔کسی مشن کو چلانے کے لئے بنیادی بات یہ ہے کہ اس مشن کے چلانے والے کیسے ہیں۔اس مشن کو چلانے والے لوگوں کے دلوں میںمشن کی کتنی عظمت ہے ، کتنی قیمت ہے اور اس مشن سے وابستگی کس پہلو کے ساتھ ہے۔غرض کے ساتھ، لالچ کے ساتھ،ناموری کے ساتھ یا ایثار و خلوص کے ساتھ۔ الحمد للہ ! ساری دنیا میںجتنے

بھی اجتماعات میں شرکت کا موقع ملاان میں یہ بات الم نشرح نظر آئی کہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا ہر فرد وہ بڑا ہو، چھوٹا ہو، بوڑھا ہو، جوان ہو،مرد ہو، خاتون ہواس کے اندر ایثار کا جذبہ الحمد للہ پوری طرح موجود ہے۔ دوسری بات یہ کہ کائناتی نظام یا کائناتی سسٹم کے اوپر اگر غور کیا جائے تو کائناتی نظام اور کائناتی سسٹم کی جو انرجی ہے وہ محبت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔اگر محبت نہ ہو تو کائنات کا نظام پورا درہم برہم ہوجائے گا۔محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ کوئی آدمی جس سے محبت کرے اس سے کسی قسم کی توقع قائم نہ کرے۔محبت کے ساتھ اگر توقع قائم کرلی جائے گی تو وہ کاروبار ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، قادر مطلق ہیں،مختار کل ہیاس بنیاد سے وہ مخلوق سے کسی قسم کی توقع قائم نہیں کرتے۔انسانی زندگی کے بارے میں یا انسانی زندگی کے دھارے میںداخل ہوکر زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو زندگی کا ہر پہلو ، زندگی کی ہر گھڑی اور زندگی کی ہر آن اور ہر لمحہ آپ کو محبت میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نظام پر جب غور و فکر کیا جاتا ہے تو ایک بات ہر شخص جانتا ہے ، سمجھتا ہے، محسوس کرتا ہے کہ زندگی ہر انسان کو مفت فراہم کی گئی ہے۔زندگی جن وسائل پر قائم ہے وہ تمام وسائل مفت فراہم کئے گئے ہیں۔انسان کہتا ہے کہ میں سانس لے کر زندہ ہولیکن اگر آکسیجن نہ ہو تو سانس کا آنا یا نہ آنا دونوں زیر بحث نہیں آتے۔انسان کہتا ہے میں روٹی کھاکر انرجی حاصل کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ زمین پیدا نہ کرے ، زمین کو پیدا کرنے کے بعد اتنا سخت کردے کہ وہ پتھر کی طرح ہوجائے یا زمین کو اتنا نرم کردے کہ وہ گارا بن جائے تو انسان کی خورد و نوش کے لئے کوئی چیز اسے مہیا نہیں ہوسکتی،۔اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے...
و الیٰ السماء کیف خلقت ... و الیٰ الجبال کیف ... و الیٰ الارض کیف سطحت ...
اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام کو اس طرح بنایا اور قائم کیا ہے کہ نظام میں ہر چیز کسی نہ کسی طرح اللہ کی مخلوق کی خدمت پر مامور ہے۔اور یہ ایک ایسا نظام ہے کہ اس خدمت سے کوئی چیز انحراف نہیں کرسکتی۔اور کوئی چیز اللہ کی مخلوق ....ہ اگر کیا جائے اور کرنا چاہئے ہر شخص کو تو اس میں بنیادی عنصر انسان کا گوشت پوست ہے۔جسمانی نظام میں اس کے اعضا ء ہیں۔ اعضاء میںجو اعضاء زندگی میں بہترین اعضاء ہیں اور جن کو اعضائے رئیسہ شریفہ بھی کہاجاتا ہے وہ دل ہے، گردے ہیں، پھیپھڑے ہیں، پتّہ ہے، لبلبہ ہے، گردے ہیان کی جو کارگزاری انسان کی بند مشین کے اندر اگر ملاحظہ کی جائے تو عجیب حیرت ہوتی ہے کہ مشین بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح بنائی ہے کہ واٹر پروف بھی ہے، ہوا پروف بھی ہے، اس کے اندر کوئی چیز داخل بھی نہیں ہوسکتی۔اس کے باوجود وہ مشین چل رہی ہے۔ کون چلا رہا ہے؟ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ آج کی سائنس نے ایسی کوئی ترقی ابھی تک نہیں ہوئی کہ جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ خون کی گردش کس بنیاد پر قائم ہے۔دل کاپمپنگ سسٹم جو ہے وہ کس بنیاد پر قائم ہے۔پھیپھڑوں کی

چھلنیاں خون کو کس طرح چھانتی ہیں۔ گردے کس طرح خون کو وزن کرکے اس
کے اندر سے شوگر الگ کرتے ہیں، الومین الگ کرتے ہیں، چونا الگ کرتے ہیں۔ اور
کس طرح وہ چیزیں گردے سے گزر کر پیشاب کے ذریعے خارج ہوجاتی ہیں۔ان
تمام چیزوں پر اگر غور کیا جائے تو ہمیں سوائے محبت کے اور کوئی چیز نظر
نہیں آتی۔محبت ایسی محبت کہ جس کے پیچھے کوئی توقع قائم نہیں ہے۔اگر
اللہ تعالیٰ توقعات کی بنیاد پر یہ دنیا بناتے تو ظاہر ہے کوئی ایک انسان بھی ایسا
نہیں ہے کہ جو اللہ کی توقع پر پورا اتر سکتا اور نتیجے میں یہ ساری دنیا تباہ و
برباد ہوجاتی نیست و نابود ہوجاتی۔ یہاں نہ کوئی آدمی نظر آتا، نہ درخت نظر
آتا ، نہ کوئی پرندہ نظر آتا۔ تو محبت کے عنوان پر بھی یہاں مقالہ پڑھا گیا۔اس
میں بھی اس بات کو بتانے کی کوشش کی گئی کہ دراصل محبت اللہ ہے۔اور
اللہ محبت ہے۔اگر کسی بندے کو اللہ کا عرفان حاصل کرنا ہے تو چونکہ اللہ
خود محبت ہے ، محبت کا سمبل ہے اس لئے اس بندے کو محبت کے روپ میں
ڈھلنا پڑے گا۔جو شخص محبت کے اندر خود کو تبدیل نہیں کرسکتاوہ کبھی عارف
نہیں ہوسکتا۔محبت ماں کی بھی ہوتی ہے، باپ کی بھی ہوتی ہے، بہن بھائیوں
کی بھی ہوتی ہے،میاں بیوی میں بھی ہوتی ہے، اولاد کی بھی ہوتی ہے۔ اور
اولاد کی محبت ، میاں بیوی کی محبت تو ایسی محبت ہے کہ انسان اس میں
اپنی عاقبت بھی خراب کرلیتا ہے۔ لیکن جب ہم ان تمام محبتوں کو ایک پلڑے
میں رکھتے ہیںاور اللہ کی محبت کو دوسرے پلڑے میں رکھتے ہیںتو وزن جو ہے وہ
اسی پلڑے کا ہوتا ہے جس میں اللہ کی محبت ہے۔تو سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں
ایک بنیادی بات یہ ہے کہ حضور قلندر بابا اولیائؒ کا فیض ہے کہ اس سلسلہ میں
خلوص و ایثار کے ساتھ ، جذب و شوق کے ساتھ، افہام و تفہیم کے ساتھ ، علم و
آگاہی کی جستجو کے ساتھ سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں محبت کا پہلو نمایاں ہے۔
مجھے لندن میں ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے ان کی بات سن کر بڑی
خوشی ہوئی ۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ صاحب میرا شوق ہے کہ جتنے بھی
اولیاء اللہ ہوتے ہیں یا بزرگ ہوتے ہیں ، اجتماعات ہوتے ہیں، میں ان میں
شوقیہ شریک ہوتا ہوں۔تو سلسلہ عظیمیہ کے بھائیوں میں بھی میں اٹھا بیٹھا۔
میں نے یہاں ایک بات یہ محسوس کی کہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں آپس میں
محبت بہت ہے۔یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ باہر کے لوگ ... سلسلہ کے باہر
کے لوگ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے لئے یہ تصور رکھتے ہیںکہ اس سلسلہ میں
محبت بہت ہے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپس میںمحبت اور ایثار کے ساتھ
ہم رشتہ کیا ہے اس لئے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے
کہ وہ آپس میں محبت کے ساتھ رہیں۔آپس میں کسی کو برا نہ کہیں۔ہر
شخص جو کسی کو برا کہتا ہے روحانی نقطہ نظر سے دراصل وہ خود برا ہے۔
ہر وہ شخص جو دوسروں کو اچھا کہتا ہے اللہ کے قانون کے مطابق وہ خود اچھا
ہے۔سلسلہ عالیہ عظیمیہ کی تعلیمات پھیلانے کے لئے تمام عظیمی بھائیوں،
بہنوں، بیٹیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اندر اس محبت کو اجاگر کریںجو

فی الواقع اللہ کی محبت ہے۔اور اللہ کی محبت اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ
اللہ اپنے علاوہ اپنی تمام مخلوق کی بغیر کسی توقع کے خدمت کرتا ہے۔اگر
سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے پلیٹ فارم سے نوع انسانی کو ایسی محبت فراہم
کردی گئی جو فی الواقع اللہ کی محبت ہے تو یہ سلسلہ سارے عالم میں ایک
ممتاز سلسلہ ہوگا۔اور انشاء اللہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے افراد پوری نوع
انسانی کو سکون آشنا کردیںگے۔پوری نوع انسانی کے اندر سے اضطراب ، بے
چینی ، پریشانی ، دماغی کشمکش ، اعصابی کشاکش، بے چینی ختم ہوجائے گی۔
اگر سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے افراد اللہ کے فضل و کرم سے حضور قلندر بابا
اولیائ کے فیض سے جس طرح آج قدم بہ قدم چل کر صف بندی کے ساتھ آگے
بڑھ رہے ہیںاللہ تعالیٰ نے کیا یہ سلسلہ اسی طرح قائم رہا تو انشاء اللہ وہ دن
دور نہیں ہے کہ آج کا ہر عظیمی بچہ مرنے کے بعد سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے دربار میں کھڑے ہوکر جب کہے گا ...یا رسول اللہﷺ! ... الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ!تو حضور پاک ﷺ اس کو دیکھ کر خوش ہونگے اور
عظیمی ... کوئی بھی عظیمی اپنی موت کے بعد سرخروئی حاصل کرلے گا۔لیکن
اس کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ ابھی اگر ہمارے دلوں میں کمزوری ہے ،
ہمارے دلوں میں بشری تقاضے کے تحت کدورت ہے، ہمارے دلوں میں اگر
مخلصانہ محبت پوری طرح داخل نہیں ہوئی ہے تو ہمیں یہ چاہئے کہ ہم اللہ
کی محبت کو سامنے رکھ کر اپنے بھائی سے، اپنی بہن سے ، افراد خاندان سے ،
قوم سے، نوع انسانی سے بلا توقع محبت کریں۔یہ ایک ایسا گر ہے کہ اگر اس پر
اللہ کے فضل و کرم سے عمل ہوگیا تو انشاء اللہ جتنی رحمتیں آج سلسلہ عالیہ
عظیمیہ پر برستی آپ لوگ دیکھ رہے ہیںاس سے ہزاروں گنا رحمتیںہم دیکھیں
گے ، ہماری نسلیں دیکھیں گی اور ہماری نسلوں کی نسلیں بھی انشاء اللہ اللہ
کی اس رحمت سے مستفیض اور فیض یاب ہوں گی۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ جس جذب و شوق سے ، جس خلوص سے، ایثار
سے ، محبت سے حضور سیدنا علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کی نسبت سے ، حضور قلندر
بابا اولیاء کے فیض سے ہم سب لوگوں نے پرسکون زندگی کے لئے پلیٹ فارم کا
انتخاب کیا ہے آئندہ ہماری نسلیں بھی اس پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اس پلیٹ
فارم سے نوع انسانی کے اندر راحت و سکون بانٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا
مددگار ہو۔آپ دور دراز سے تشریف لائے۔آپ کا بہت شکریہ۔

افطار سے پہلے جو مقالہ جات پڑھے جارہے تھے اس کے بعد سعیدہ کو بلایا گیاکہ
آپ ان کا خصوصی خطاب سماعت فرمائیے۔تو میں بڑا خوش ہوا۔کہ بھئی اب
تھوڑا سا وقت ... سارا وقت تو سعیدہ ہی لے لیں گی تو مجھے بولنا نہیں پڑے گا۔
تو میں نے تقریر کا چھوٹا سا موضوع بنایا تھا ... بھائیوں اور بہنوں السلام علیکم
آپ نے ابھی سیدہ سعیدہ خاتون عظیمی سے خصوصی خطاب سنااب آپ عمومی
خطاب سنئے۔